

آسرارِ الحبّة

شاہ رفیع الدین کی ایک نادر تصنیف

حضرت مصنفِ کتاب کی ابتدا اس تمہید سے فرماتے ہیں:-

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کمال مجت کے ساتھ، اور درود دسلام پہنچ اس کے بیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو تمام احیاء میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ کی آل کو اور جو آپ کے اصحاب تھے اور جہنوں میں کہ آپ کی پیروی کی اور آپ سے مجت رکھی۔ بنہ مسکین محمد رفیع الدین، اللہ اسے اپنے سلف صالحین سے ہم کنار کرے، عرض کرتا ہے:-
۔۔ مجت ایک نیک و صفت اور لطیف کیفیت ہے۔ یہ ایک انتہائی دجدانی لذت ہے۔ اس کی نشوونما محبوب میں کسی ممتاز کمال کے وجود سے ہوتی ہے۔ اس کا انہصار موجب اعشق کی ذات میں اس کمال کے پُر زد اثر کے امتزاج ہیں ہوتا ہے۔ اور یہ اس کمال کی معرفت کی بحیثیت اس کمال کے خبر دیتی ہے۔ اگر اسے اپنا صبح محل و مقام ملنے اور جو اس کے اہل و مستحق ہیں۔ وہاں یہ دار و ادار اثر انداز ہوتا پھر وہ سبب بنتی ہے قرب الہی کے متعدد مراتب

لئے حضرت شاہ رفیع الدین کی یہ نادر کتاب پہلی دفعہ زیور طبع سے آمدستہ ہوئی ہے، اور اس کے سہرا اداۃ نشر طاشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور مولانا عبدالحمید صاحب سواتی کے سرستے ۴۲۰ مغمون میں کتاب مذکور پر ایک اجمالی تصریح کیا گیا ہے۔ (مدیر)

ذہن کی مفہوی اور تفکر کی عمدگی کا بیزی بہت سے اخلاق فاضلی کے تزکیہ و تہذیب اور تنام عمال صالح پر عمل پیرا ہونے کا اوس کی وجہ سے دنیا اور آخرت کے جملہ لفظ نجاش روابط سے مصبوط رشتہ تمام ہوتا ہے۔ امجدب لے اپنا صحیح محل و مقام نہ ملے اور جو اس کے اہل نہیں، وہاں یہ وارد ہو کر وہ دینی دینیوی منتوف کا ہاعщ نہی ہے۔ اسی بنا پر اس حدیث میں ”آدمی اپنے درست کے دین پر ہوتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص کو درست بناتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیے“ متنبہ کیا گیا۔ مجتہد ہر کمال کے حصوں کی شرط اور مقامات فنا و لقاء و اولاد آخرت میں وسیع و عریق مملکت اور عزت و مرتبہ والے دینیوی مناصب تک ترقی کا ذریعہ ہے۔ مجتہد کے موصوع پر جس کے قلطیں کہ تمام کے نام لوگ آتے ہیں، جن گروہوں نے بحث کی ہے، ان میں سے چار گروہ حسب ذیل ہیں۔“

شاہ رضی الدین صاحب نے مجتہد کی اس ابتدائی تعریف کے بعد ان چار گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

ان میں سے رب سے مقدم ارباب شرائیں۔ انجیل میں آیا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیلیٰ نوح اللہ سے امتحاناً پوچھا۔ سہارے نزدیک تولد کے کون سے احکام سب سے بلند مرتبہ ہیں چھرفت عیلیٰ نے جواب میں فرمایا:- یہ کہ تم اپنے خدا سے پورے دل کے ساتھ مجتہد کرو۔ اور جو تم اپنے لئے محبوب رکھتے ہو، وہی اپنے بھائی کے لئے بھی محبوب رکھو۔ اسی طرح جیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجتہد کے مختلف شعبوں، اس کے فوائد و احکام کے بارے میں متواتر احادیث میں اتنا پکھہ آیا ہے کہ اس کا اعاظہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری گروہ اصحاب تصوف کا ہے۔ اکابر صوفیہ، پیغمبریوں اور بعدیوں آئیوں لے ہر دو سے مجتہد کے پاریک روزا و رنازک معاملات روایت کئے گئے ہیں۔ اس کے احکام کے بیان میں شیخ احمد الغزالی نے ”نوایع الجمال“ اور شیخ فخر الدین عراقی نے ”اللمعات“ نام کی خاص طور سے کتابیں لکھیں۔ مولانا جلال الدین رومی کی مشنوی میں مجتہد کے دریا ہلے عظیم موجز ہیں۔ اسی طرح سید علی ہمدانی کی ”شرح المحرر“ میں اسی کا بیان ہے۔ مولائے جامی نے ٹبری تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے۔ ”احیاء العلوم“

آخرین العلم میں اس کے متعلق ایک باب ہے: فتوحات میں مجت، دوستی اور اخوت پر کی طرف اب میں۔ عوارف "میں مجت پر باب ہے، اور اسی طرح اتنا کچھ وہ ہے کہ حدود حساب میں نہیں آ سکتا۔ " تیسرا گروہ حکما یعنی فلسفیوں کا ہے۔ ان میں سے بوعلی ابن سینا عاشق پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ صدر شیرازی نے "الاسفار" میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس سلسلے میں جو سودا دی، دماغی بیماریاں ہو جاتی ہیں، تو وہ مجت کی روای اور خراب اقسام میں سے ہیں۔ اور چوتھا گروہ شعراء کا ہے۔ عرب عجم اور ہندو کا۔ ان شعراء نے مجت کے اسرار کی نشر ہاشمیت کی اور اس کے متعلق منظوم حکایات لکھیں" ۔

شاہ رفیع الدین صاحب ذریتی ہیں کہ میں ایک عرصہ سے اپنے اصدقاء و احباب سے اس کے متعلق بحث ڈالنے کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۶۱۲ء میں ایک ایسی تقریب بہم ہوئی کہ مجھے ان شخصوں کو اس کتاب میں مددون کرنے کا موقع ملا۔

اس تہذیب کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ جو تین اجزاء پر مشتمل ہے پہلے جزو کا عنوان "تحصیل" ہے۔ زیر نظر کتاب کے مقدمہ میں مولانا عبد الجمید سواتی اس کا فلاصلہ بیان کرتے ہیں۔ "تحصیل" میں مجت کی حقیقت، اس کی اقسام اور اس کے مختلف شعبوں مثلاً مجتۃ الہیہ، مجتۃ الشریہ اور مجتۃ جامعہ کا ذکر ہے۔ مجتۃ الہیہ کی دو تسمیں ہیں۔ مجت من الشاد و مجت من اللہ۔ اسی طرح مجتۃ الشریہ کی دو تسمیں ہیں۔ مجتۃ طبیعت اور مجتۃ عرضیۃ اور تیریز۔ شعبۂ مجت جامعہ کی ایک ہی قسم ہے اور وہ مجت مرکب ہے اس کے بعد ہر شعبۂ کی پوری تفصیل و تشریح ہے۔

شاہ صاحب تحصیل کا باب یوں شروع کرتے ہیں: "ہم پورے نعمتیں کے ساتھیہ مانتے ہیں کہ مجت ایک قدسی اور غیری لازم ہے۔ یہ ایک عظیم الہی شان ہے اور اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی علم، حیات اور قدرت کی صفات کی طرح یہ ایک صفت ہے اور اس کا ظہور تمام ظاہر اور کوئی کون و مکان میں ہوا ہے۔ آخر پر کیوں نہ ہو، یہ عالم خود اسی مجت کا ہی تنتہ ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ پہپا ناجاؤں، چنانچہ میں نے یہ کائنات پریل کی

اب اس کائنات میں خداۓ رحمان کی رحمت کے آثار بے شمار ہیں۔ اور قرآن مجید کی آیت ”وَرَحْمَةٌ
وَسِعَةٌ“ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور رحمت مجتبی کی ایک قسم ہے ایک اد
روایت ہے، ”اللّٰهُ تَعَالٰی کے ہاں سو رحمتیں ہیں۔ اور اسی نے دنیا میں اپنی صرف ایک رحمت
ناول کی ہے جس کا انہمار مخلوقات کی آپس کی محبت میں ہوتا ہے اور باتی کی ۹۹ رحمتیں قیا
کے دن کے لئے مخصوص ہیں۔“

الغرض دین اور دنیا اور پوری کائنات میں محبت ہمیں طرح کا فرمائے اسے ”تحصیل“ میں بیان
کیا گیا ہے۔ ایک بُجُد لکھتے ہیں کہ ایمان جو تام و فنائل کی اصل ہے، وہ بھی اسی کی شدت کا نام ہے
قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ والذیت اُمُونَا شَدَّ حِبَّا لِلّٰهِ۔ اور حدیث شریف میں آیہ ہے
کہ تم نبی سے کوئی اس وقت تک مون نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ، اطلاع
اور سب لوگوں سے عزیز رہے ہوں۔

”تحصیل“ ہی میں ایک مقام پر شاہ صاحب لکھتے ہیں، عقل کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ کسی
چیز کی طرف پوری توجہ کرتی ہے، تو اس پر اس چیز کے احکام اور اس کی باریکیاں منکشف ہو جاتی ہیں
اور قلب کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ سب سے کٹ کر کسی چیز کے لئے ہو جاتا ہے، تو وہ اسی کے
رنگ میں رنگا جاتا ہے چنانچہ جب آدمی ذات حق کی طرف پوری توجہ سے متوجہ ہوتا ہے اور
اسے تصفیہ میسر ہوتا ہے، تو اس کے اور اک میں قیومیت کی حقیقت جلوہ افروز ہوتی ہے۔
اور وہ قوت دعا لے کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ اس حالت میں اس سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے
اور جس طرح قوت دہنی بدن میں موثر ہوتی ہے اسی طرح یہو الٰہ اُنکے تاثر ہوتا ہے۔

کتاب کے دو سُکرے جزو کا عنوان ”تذییل“ ہے۔ اس میں محبت کے حقوق کیا ہیں اور طرفین
کے لئے محبت کن شرائط کے ساتھ مفید ہو سکتی ہے، ان کا ذکر ہے، اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ فار
کو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ اس میں نقش ہوتا ہے۔ اس نے آخرت
میں ان کے لئے زیادہ کارگر ثابت نہ ہوگی۔ اسی سلسلے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص اولیاء اللہ

کے ساتھ مجت کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن ان کی اقتدا نہیں کرتا۔ ایسا شخص اپنے دعوے میں جھوٹلے ہے کتاب کے تیسرے جزو کا عنوان ”تفصیل“ ہے۔ اس میں ”تفصیل“ کی بعض محل اور مہم بالائی کی دمنا لگئی ہے۔ اور درجاتِ مجت کی تفصیل ہے۔

مولانا عبدالمجید صاحب نے ”اسرار المحبۃ“ کی تصحیح و اشاعت کے لئے بڑی کادرش کی مدد شاہ حباب لی یہ کتاب اب تک غیر مطبوعہ تھی اس کا ایک نسخہ مولانا عبدالمجید صاحب کو مجلس علمی کراچی سے ملا۔ اس کا مقابلہ موصوف نے ایک اور نسخہ سے کیا۔ جواہریں مولوی محمد شفیع صاحب مرحوم سے طاقتہاں میں سلسلے میں وہ لکھتے ہیں ہم سے جہاں تک ہو سکا، مجلس علمی کراچی کے نسخے اور مولوی محمد شفیع صاحب رحوم کے ذاتی نسخے کو سامنے رکھ کر دونوں کا تقابل کیا اور بعض مقامات پر اپنی دانست کے مطابق غلام کی درستگی اور تصحیح کر دی۔....“ یہ کام بڑی محنت اور توجہ چاہتا تھا جس کے لئے غیر مولی خلوص و للہیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ غالباً وادی اللہی کے ان کا تعلیمات اور ان کی تفہیفات سے مولانا عبدالمجید صاحب کو ذاتی لگن اور ولی شغفت ہے اور ان کی شاععت میں کوئی تکلیف ان کے لئے تکلیف نہیں۔ اس سے پہلے ان کے اہتمام میں شاہ رفیع الدین حسان کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ اسرار المحبۃ تیسری کتاب ہے اور شاہ صاحب کی تکمیل الافق ان بذری طباعت ہے۔ اللہ ہم نہ ڈفرز

زیر نظر کتاب کے ناشرین اور خود مولانا عبدالمجید سے ہیں ایک شکایت ہے اور یہ شکایت ہے کہ اس سے پہلے بھی کرچکے ہیں، شاہ رفیع الدین کی بہلی کتابوں کی طرح اسرار المحبۃ بھی نتھیں میں چھپی ہے۔ گونٹ بڑا چھلہ ہے، لیکن ناشرین جہاں اتنا خرچ برداشت کرتے ہیں، دہاں وہ تھوڑا سا اور اتنا خرچ برداشت کر کے اگر انہیں نسخہ میں چھاپیں تو ایک قوان کا مطالعہ زیادہ آسان ہو اور دوسرے کتابوں کو عربی ملکوں میں برآمد کیا جا سکتا ہے غالباً وادی اللہی کی علمی داشت کو عام کرنے کی درسنصرۃ العلوم نے خدمت ذمے لے لی ہے، اس کی بتی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور اس میں مولانا عبدالمجید سواتی کی ہمت، کوشش اور لگن قابل وادی ہے۔ خدا تعالیٰ اس ادارے

اداس کے کارکنوں کے اراوفوں کو برکت دے۔

کتاب کے آخر میں شیخ ابن سینا کا دہ مشہور قصیدہ بھی شامل کر دیا گیا ہے، جس کے جواب میں حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے قصیدہ لکھا تھا۔ نیز مصر کے مشہور شاعر امیر الشعرا شوقی نے ابن سینا کے اسی قصیدے پر ایک قصیدہ لکھا تھا وہ بھی کتاب میں درج کر دیا گیا ہے، اس کے علاوہ کتاب میں شاہ رفیع الدین کے دو قصیدے اور ہیں۔ ایک میں اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ کے ایک قصیدے کی جو حقیقت النفس کے متعلق ہے تغمیس ہے، اور دوسرا معارف البُنی پر ہے ابن سینا کے قصیدے کے کل ۱۷۱ ابیات ہیں۔ ان میں وہ کہتا ہے کہ روح محل ارف سے اُتری اس دنیا میں آئی۔ اسے یہاں مختلف حالات سے گزرنا پڑا۔ اداس دو ران میں اسے برابر اس محل ارف کی یاد تاتی رہی۔ آخر دہ پھر واپس گئی یہاں ابن سینا سوال کرتا ہے۔

فُلَاتِي شَشِيَّ اهْبَطْتَ مِنْ مَرْضَعِ سَامِ الْقَعْدِ الْحَفِيفِ وَضَعْ

آخر دہ مقام بلند سے اس ذلیل پستی میں اُتری کیوں۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ اگر اللہ نے اسے کسی حکمت کی بنا پر اتنا لائق کر وہ ذہن اور عقل بند آدمی سے بھی مخفی ہے۔ یا اس کا اُترنا اس لئے ضروری تھا کہ جو کچھ اس نے نہیں ناٹھا، وہ اسے سن لے اور وہ عالم کی ہر خفیہ چیز سے ہابخیر ہو کر لوٹے، تو اس کی مراد پوری نہیں ہوئی۔

شاہ رفیع الدین صاحب نے ابن سینا کے اس قصیدے کا جواب اسی روایت اور قافیہ میں کوئی ۰۔۷۲ ابیات میں دیا ہے، جن میں اس "فیلسوف المی" کو جس کی آنکھوں سے شریعت کا روش راستہ مخفی تھا، روح کے اس دنیا میں آنے اسکھر واپس جانے کی حکمت بتائی ہے اس سلسلہ میں شاہ صاحب کے دو تین ابیات کا انعدام ترجمہ ملاحظہ ہو۔

اگر تم نفس کی زندگی اور موت سے واقع ہریتے اور جس طرف یہ سرعت سے لوٹتا ہے وہ تمہیں معلوم ہوتا تو تم جانتے کہ نفس جنم میں داخل ہونے سے پہلے ایک ایسے بیع کی طرح ہے، جو ابھی بولیا نہیں گیا۔ اور بیع کی مختلف قسمیں اور مختلف اوصاف ہوتے ہیں۔ اس کے

پہل جد اجدا ہوتے ہیں اور اس کی صنفیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ اس کی تمام قویں اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں، اور اس کا شعور محل ہوتا ہے۔

مولانا عبد الحمید سواتی صاحب کی تصحیح شدہ کتاب ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجراواالہ نے چھاپی ہے۔ دور و پے پچاس پیسے اس کی قیمت ہے۔ ادارہ مذکور کے ناظمہ باسترال دین ناظم الجم اسلامیہ گلگھڑ منڈی ضلع گوجراواالہ سے مل سکتی ہے۔



مسنون حادیۃ المحتاط

تألیف

الامام رحمۃ اللہ الہلوی
(عربی)

نہاد لعل اللہ علیہ مشہور کتاب بآج تک ۲۷۲ سال پہلے مکمل مریمہ مولانا عبد الحمید سواتی روم کے ذیر اتمام پڑی تھی اور یہ بعد ازاں روم کے تشریح حاشیہ پر شروع ہے جو فتنہ کے حالات زندگانہ اموطا کو فارجہ شرح المصنف پر اپنے مذبوحہ طبقہ کی تکمیل کا اس کا کاروبار ترجیح پر شاد صاحبہ رہا امیر امام بالکھ کو شیرخوار سے ترتیب دیا ہوا امام بالکھ کے احوال جنہیں دہ باقہ میتیز رہے منفرد تھے مذکور کو جیسے کوئی رہنما کے لایا ہے متعلق قرآن مجید کو آیات کا اضافہ کیا گیا جو ادغیریاً

ابد کے آخری شاہ ماجھہ خدا خوش اپنے طرزہ تو پیش کیا تھا کہ شالمن کو دی جائے ہے۔

حیثیہ و فقیریہ امیر امام بالکھ سبھ حصہ بنیاد کھ تابہ ہے اور جیسا کہ شاہ صاحبہ حنفیہ کے لکھا ہے کتاب اللہ کے بعد روشنہ زیریں پر ایسی کتابیہ ہے "اس کتابیکہ مغلیظہ امور میں استفادہ یہی المتراد آپ کے لئے بہترین سلکار ہو سکتی ہے۔ المسویہ کے دو حصے ہیں جو کوئی صفاتہ ۹۴۲ ہیں۔ کا تقدیم ہیز اور پکنا ہے ایکھ مانپیٹھ میں پھیلے ہے۔ اور فلسطین میں پاکہ ہے۔ فیضتی میسیں روپیے

حدائق کا پتہ،۔ شاہ ولی اللہ اکیدمی صدر حیدر آباد مغربی پاکستان